

وَمِنْ بَعْضِهِمْ قَوْمٌ يَتَّبِعُونَكَ بِمَا أُوتِيَكَ مِنْهُ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
وَمِنْ بَعْضِهِمْ قَوْمٌ يَتَّبِعُونَكَ بِمَا أُوتِيَكَ مِنْهُ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

حقیقی شیعہ

فَقِيلَ لَهُ لَا تُلَاقِهِمْ وَلَا يَقِمْ لَهُمْ مَوَدَّةً وَلَا مَتَابَعَةً وَلَا تَتَّبِعْهُمْ فِي حَتَاةٍ مِنْهُ



جَدَارُ الْإِفْتَاءِ وَالْإِسْتِثْنَاءِ

ناظم آباد، کراچی

حقیقتِ شیعہ

اشاریہ :-

- کیا شیعہ مسلمان ہیں؟
- عقیدہ تحریفِ قرآن
- تفسیر
- مسئلہ بداء
- شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے
- اہل تشیع کا آپس میں من مہل
- اہل بیت سے دشمنی
- کیا شیعہ اہل کتاب ہیں؟
- کتب شیعہ میں شیعیان اور دیگر صحابہ کی تعریف
- نکتہ
- فضائلِ شیعہ
- اہل تشیع مخالف شیعہ بن جائیں تو سارے جھگڑے ختم
- تفسیر کی حقیقت
- اہل تشیع کا امتحان
- دل کا راز معلوم کرنے کا عجیب گڑ
- شیعہ مجتہد کا مناظرہ سے فرار
- اہل اسلام اور اہل تشیع میں مصالحت کے بہترین طریقے

کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

سوال ۱ شیعہ علی مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر کافر ہیں تو ان کی کتاب کے حکم میں ہونگے یا نہیں؟ اگر ان کی کتاب میں تو ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹنوا الحق المبین واوضحوا بالبرهان المتین، اجرکم اللہ، یوم الدین۔

المعروفات ومن الصدق والقبول

اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقی سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے افضل سمجھتا ہے تو صرف اتنے اعتقاد سے وہ کافر نہیں ہوتا، مگر آجکل کے شیعہ کا صرف یہ اعتقاد نہیں ان کے معتقدات کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، چنانچہ تحریف قرآن کا مسئلہ ان کے ہاں سمات اور ستارائے میں سے ہے، ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں

عمیدہ تحریف قرآن

① المستفاد من مجموع هذه الاخبار ان القرآن لم ينزل على محمد صلى الله عليه وسلم بل من قبل ما هو خلاف ما انزل الله عليه ما هو مغفود و محض سواد قد حدثت عن ابيات كثيرة منها انهم على بن كثر من المواضع و محض لا يروى فيك (دیکھا یہ تفسیر مانی)

ابن بیت کے واسطے سے پہنچی ہوئی روایات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بلکہ اس میں کچھ حقہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حقے میں تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہے اور اس سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں ان میں سے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا ہے، ان کے علاوہ بھی کئی ایسے مواضع ہیں :

② لو شجرت لك كل ما اسقط و خفف و بزل متايجري هذا المجري لطل و ظهر ما تحظر التقية اظهارا (احتمالاً طبرسی ص ۱۸۸ مطبوعہ ایران)

قرآن میں سے جو کچھ نکال دیا گیا ہے یا اس میں تحریف اور رد بدل وغیرہ کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز

نی ہر ہو جائے جس کے انکار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا ہے

حقیقت شیعہ

محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحتاً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی ستواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(نصل الخطاب از علامہ بوزی مست)

تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں، ایک جماعت نے انکے ستواتر ہونیکا دعویٰ کیا ہے جیسے مفید محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

علی بن سید کہتے ہیں ابوالحسن اول نے مجھے جیل سے لکھا، اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟ اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ و رسول سے خیانت کی، اور جو امانت انکے پاس رکھی گئی تھی اسیں خیانت کی ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اسیں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ طائفہ، میرے نیک آباء و اجداد، میری اور میرے

(۳) قال السيد المحدث الجزائري مامعناً ان الاصحاح قد اطبقوا على صحة الاختصاص المستفيض المتواترة الدالة بصرها على وقوع التحريف في القرآن

(نصل الخطاب علامہ بوزی مست)

(۴) ان الاختصاص الدالة على ذلك تزيد على ألفي حديث وادعى استغاضتها جماعة كالمفيد والمحقق الداماد والعلامة المجلسي

(۵) عن علي بن سويد السائي قال كتب الى ابوالحسن الاول وهو في السجن واماماً ذكرته يا علي ممن تاخذ معالدينك لا تأخذ معالدينك عن غير شيعتنا فانك ان تعدتهم اخذت دينك عن المخائنين الذين خانوا الله ورسوله فخانوا امانا ففروا منهم اكلوا على كتاب الله جل وعلى ذر ففروا وبل لو فعلهم لعنة الله ولعنة ملائكته ولعنة ابائى الكرام البررة ولعنة شيعتى الى يوم القيمة (رجال کشي مطبوع بمبئي سنة ۱۲۰۷ هـ) (رجال طبرستان ۲)

تمام شیعہ کی قیامت تک پشکار ہو۔

(۶) مراد بقرآن قرآن محفوظ نزدائمه علیہم السلام است کہ ہفتہ ہزار آیت است (صافی شریع کافی ج ۲، کتاب فضل القرآن ج ۲ ششم مطبوعہ نوکشتور)

موجود قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن غائب ہے اور ایک

تسائی موجود ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجود قرآن سے تین گنا زیادہ قرآن پورے کا پورا فائب ہے۔ جیسے موجود قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، چنانچہ آئندہ روایت میں اس کی صراحت آدھی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجود قرآن میں ایک حرف بھی صحیح نہیں، اس روایت میں اگر حرف بمعنی لفظ کی تاویل بھی کر لی جائے تو بھی ثابت ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایمان، کفر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حشر و نشر، حساب و کتاب، جنت و دوزخ، وحی کو انشاء رسول اور ملائکہ میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہیں۔

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ہے۔ ان کو کیا معلوم کہ وہ کیسا مصحف ہے۔ مصحف فاطمہ ہمارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور خدا کی قسم تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی ایسی نہیں ہے۔

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اسی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

(اصول کافی ص ۱۱۷)

ابو محمد کہتے ہیں کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا، اے ابو محمد بیشک ہمارے پاس ابجا معہ ہے، اُن کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے کہا، میں آپ پر نہا ہوں جامعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا وہ صحیفہ ہے جسکی لہائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گزے ستر گز ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میرے استاد نے کہا بیشک ہمارے پاس "جفر" ہے، ان کو کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟ میں نے کہا "جفر" کیا ہے؟ تو فرمایا وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں میوے، ادھیوں

④ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام وان عندنا مصحف فاطمة وما یذکرہا مصحف فاطمة قال مصحف فیہ مثل قرآنکو ثلاث مرات والله ما فیہ من قرآنکو حرف واحد (اصول کافی ص ۱۱۷) مطبوعہ نکلشور، صافی کتاب الحجہ جز ۳ ص ۱۱۷

⑤ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن جاء به جبریل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعة عشر الف آية (اصول کافی ص ۱۱۷)

⑥ قال یا ابا محمد ان عندنا الجامعة وما یدریم ما الجامعة قال قلت جعلت فداک وما الجامعة قال صحیفۃ طویلت لہا سبعون ذراعا بذراع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صافی جز ۳، کتاب الحجہ ص ۱۱۷، اصول کافی ص ۱۱۷)

⑦ قال ان عندنا البعثر ما یدریم ما البعثر قال قلت وما البعثر قال لعل من اذ فیہ طوی التبتین والوصیین وعلو العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل (اصول کافی ص ۱۱۷)

اور علماء بنی اسرائیل کے علوم ہیں۔ (اصول کافی ص ۱۱۷)

حقیقت شیعہ

(۱۱) عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال قلت لعل قول اللہ عز وجل هذا کتابنا
ینطق علیکم بالحق قال فقال ان الکتاب
لیرینطق ولینطق ولكن رسول اللہ هو
الناطق بالکتب قال عز وجل ذکرنا هذا
رسولنا ینطق علیکم بالحق قال فقلت جعلت
فداک انالنا نقرها اهلکنا انقال هکذا واللہ
نزل جبیل علی محمد وکنه حرف من کتابه عز وجل
(روضة کلینی ص ۲۵)

ابو بصیر، ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق، یہ ہماری کتاب
(اعمال نامہ) ہمارے خلاف ٹھیک ٹھیک بولے گا
ابو عبد اللہ نے کہا کہ کتاب نہ کہی بولی ہے اور نہ
بولے گی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو
بولتے پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو ہذا رسولنا
ینطق علیکم بالحق فرمایا ہے، میں نے کہا
میں تم پر خدا ہوں، ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے
تو فرمایا، خدا کی قسم جبریل علیہ السلام نے مجھ سے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح (ہذا رسولنا) نازل کی تھی لیکن

اللہ کی کتاب میں تحریف کر کے یہ بدل دیا گیا ہے :-
(۱۲) امرؤ بن کاظم علی بن سید لا تلحق
دین من لیس من شیعۃ ولا تعین دینہم
فانہم الخاشعون الذین خافوا اللہ فی رسولہ فافوا
اماناہم وندما ی ماخاوا اماناہم او تمناوا
کتاب اللہ فحرفوه وبدلوه (روضة کلینی ص ۲۵)
کی، تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر امین بنا دیا گیا، انہوں نے اس میں تحریف
کر ڈالی اور اسے بدل دیا :-

ابو جعفر کہتے ہیں کہ قرآن کے چار حصے نازل
ہوئے تھے، ایک ربع ہمارے بارے میں ہے،
ایک ربع ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے
ایک ربع میں شمن و امثال ہیں اور ایک ربع

(۱۳) عن ابی جعفر قال نزل القرآن اربعة
ارباع ربع فینا ربع فی مدونا وربع سنن
وامثال لربع فرائض واحکام مشہر
(اصول کافی ص ۶۶)

ابو بصیر، ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں
کہ آیت وَمَنْ یُطِيعِ اللہَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ

(۱۴) عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
فی قول اللہ عز وجل ومن یطع اللہ ورسولہ

حقیقت شیعہ

فی ولایۃ علی والائمة من بعدک فقد فارقونا
عظیماً، ہكذا انزلت (۱۷۱) (۱۷۱) (۱۷۱)

تَوَرَّعَ عَظِيمًا اس طرح نازل ہوئی تھی "ومن
یطع الله ورسوله فی ولایۃ علی والائمة
من بعدک فقد فارقونا عظیمًا"

(۱۵) عن ابی عبد الله علیہ السلام فی قوله
ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلما تنفی محمد
وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة
من ذریعتهم فنفی هکذا والله تزلت علی عمل
(۱۷۱) (۱۷۱) (۱۷۱)

ابو عبد اللہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آیت ولقد
عهدنا الی آدم من قبل فنفی اس طرح نازل ہوئی
تھی "ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلما تنفی
محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة
من ذریعتهم فنفی"

(۱۶) نزل جبریل ہکذا الایۃ علی محمد صلی
علیہ وآلہ بش ما اشتروا به انفسهم ان یکفروا
بما انزل الله فی علی بنیہ (۱۷۱)

جبریل نے آیت بش ما اشتروا به انفسهم
ان یکفروا بما انزل الله بغیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اس طرح نازل کی تھی بش ما اشتروا به انفسهم
ان یکفروا بما انزل الله فی علی بنیہ

(۱۷) نزل جبریل ہکذا الایۃ علی محمد صلی
علیہ وسلم ہکذا فبدل الذین ظلموا آل محمد
حقهم قولاً غیر الذی قیل لہم فانزلت علی
الذین ظلموا آل محمد حقهم رجزاً من السماء
بما كانوا یفسقون (۱۷۱) (۱۷۱) (۱۷۱)

جبریل علیہ السلام آیت فبدل الذین
ظلموا قولاً غیر الذی قیل لہم فانزلت علی
الذین ظلموا رجزاً من السماء بما كانوا
یفسقون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لائے
تھے۔ فبدل الذین ظلموا آل محمد حقهم قولاً
غیر الذی قیل لہم فانزلت علی الذین ظلموا آل محمد حقهم رجزاً من السماء بما كانوا یفسقون

(۱۸) ہکذا انزلت ہکذا الایۃ ولوا انهم فعلوا
ما یوعظون بہ فی عل لکان خیرا لہم
(۱۷۱) (۱۷۱) (۱۷۱)

آیت ولوا انهم فعلوا ما یوعظون بہ لکان
خیرا لہم یوں نازل ہوئی تھی، ولوا انهم فعلوا
ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرا لہم

(۱۹) نزل جبریل ہکذا الایۃ ہکذا اذ ان
اکثر الناس بولایۃ علی الاکفورا
(۱۷۱) (۱۷۱) (۱۷۱)

حضرت جبریل علیہ السلام نے آیت فانی
اکثر الناس الاکفورا اس طرح نازل کی تھی فانی
اکثر الناس بولایۃ علی الاکفورا

(۲۰) ونزل جبریل ہکذا الایۃ وقل

جبریل علیہ السلام نے آیت وقل الحق

حقیقت شیعہ

الحق من ربكم في ولاية علي (إلى قوله) أنا
اعتدنا للظالمين آل محمد نازلاً (اصول کافی ۱۳۸)

ولاية علي (إلى قوله) أنا اعتدنا للظالمين آل محمد نازلاً ۛ

(۲۱) نزل جبرئيل بهذه الآية هكذا كان
الذين ظلموا آل محمد حقهم لم يكن الله ليغفر
لهم ولا يهديهم طريقاً (إلى قوله) يا أيها الناس
قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم في ولاية علي
فأمنوا خير لكم وإن تكفروا بولاية علي فإني
مأني السموات ومأني الأرض (اصول کافی ۱۳۹)

الله ليغفر لهم ولا يهديهم طريقاً (إلى قوله) يا أيها الناس
قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم في ولاية علي فإمنوا خير لكم وإن تكفروا بولاية علي فإني
مأني السموات ومأني الأرض (اصول کافی ۱۴۰)

(۲۲) ستعلمون يا معشر المكذبين حيث
أنبأكم رسالة ربي في ولاية علي عليه السلام
والآئمة من بعده من هو في ضلال مبين
كذا أنزلت (اصول کافی ۱۴۱)

(۲۳) نزل جبرئيل بهذه الآية على محمد
صلی الله عليه وسلم وأله هكذا أن كنتم
في ريب مما نزلنا على عبدنا فإني على فاتوا
بسورة من مثله - (اصول کافی ۱۴۲)

(۲۴) نزل جبرئيل على محمد صل الله عليه
وأله وسلم بهذه الآية يا أيها الذين آمنوا
الكتاب آمنوا بما نزلنا في علي فوراً مبيناً
(اصول کافی ۱۴۳)

من ربكم (إلى قوله) أنا اعتدنا للظالمين نازلاً
يونس نازل كي تهي وقل الحق من ربكم في

جبرئيل عليه السلام آيت ان الذين ظلموا
لم يكن الله ليغفر لهم ولا يهديهم طريقاً
(إلى قوله) يا أيها الناس قد جاءكم الرسول
بالحق من ربكم فأمنوا خير لكم وإن تكفروا
فإني مأني السموات ومأني الأرض كي يونس
تحي ان الذين ظلموا آل محمد حقهم لم يكن

الله ليغفر لهم ولا يهديهم طريقاً (إلى قوله) يا أيها الناس
قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم في ولاية علي فإمنوا خير لكم وإن تكفروا بولاية علي فإني
مأني السموات ومأني الأرض (اصول کافی ۱۴۰)

آيت ستعلمون من هو في ضلال مبين
يونس نازل هوي تهي - ستعلمون يا معشر
المكذبين حيث أنبأكم رسالة ربي في
ولاية علي عليه السلام والآئمة من بعده
من هو في ضلال مبين ۛ

جبرئيل عليه السلام آيت ان كنتم
في ريب مما نزلنا على عبدنا فإني على فاتوا
من مثله يونس نازل كي تهي ان كنتم في
ريب مما نزلنا على عبدنا فإني على فاتوا
بسورة من مثله

جبرئيل آيت يا أيها الذين آمنوا
الكتاب آمنوا بما نزلنا اس طرح نازل كي تهي
يا أيها الذين آمنوا الكتاب آمنوا بما نزلنا
في علي فوراً مبيناً -

(۳۵) ترجم المصنف الذی کتبہ علی علیہ السلام
الی الناس حسین فرغ منه وکتبہ فقال لہو هذا
کتاب اللہ عز وجل مک انزل اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وقد جمعت من اللوحین
فقالوا هوذا عندنا مصحف جاعم فیہ القرآن
لا یجتنبنا فیہ فقال اما والله ما ترونہ بعد یومکم
هذا ابدا انما کان من ان اخبرکم حسین جمعتہ
لتقرؤہ (اصول کافی ص ۶۷)

حضرت مثنیٰ جب قرآن کھنٹے سے فارغ
ہوئے تو اس کو لوگوں کے پاس لائے اور ان سے
فرمایا، یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی، میں نے اسکو دو ٹوکوں
سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا اللہ کی کتاب تو یہ
ہمارے پاس موجود ہے میں آپ کے لئے ہوئے
قرآن کی حاجت نہیں (اس پر حضرت مثنیٰ نے فطہ
میں اگر، کہا، اب خدا کی قسم آج کے بعد تم اس

کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ میرے ذمہ تو صہرت یہ تھا کہ جب میں نے اسے جمع کیا تو تم کو بتا دوں تاکہ اسے پڑھو۔
(۳۶) اصول کافی ص ۱۳۹ میں دو روایتیں لائے ہیں کہ حضرت مثنیٰ کے سوا کسی کو سارا قرآن معلوم نہیں۔
(۳۷) اصول کافی ص ۶۷۰ پر لہو یسکن الذین ۱۶ سے متعلق تحریف کی روایت ہے۔

(۳۸) اصول کافی ص ۲۶۱ پر مثنیٰ ایک آیت کی تحریف کا ذکر ہے۔

(۳۹) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں (احتجاج طبری ص ۲۵)

(۴۰) موجود قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے (احتجاج طبری ص ۱۱)

(۴۱) موجود قرآن مجید میں غلطیاں فصاحت اور ظاہل لغت الفاظ موجود ہیں (احتجاج طبری ص ۱۱)

(۴۲) قرآن مجید میں سرور کائنات کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ (حوالہ بالا)

(۴۳) موجود قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے (فصل الخطاب ص ۱۱)

تقیہ :

اگر کہیں کسی شیعہ مصنف نے اعتقاد تحریف سے انکار کیا ہے یا لہجہ کوئی شیعہ انکار کرتا ہے تو

تقیہ پر مبنی ہے۔ جیسا کہ عبارات بالا میں سے مآ میں احتجاج طبری کی عبارت گزری کہ عقیدہ تحریف
کے انکار سے تقیہ مائع ہے۔ اور تقیہ مذہب شیعہ میں اس قدر مذکور ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں

(۱) لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص ۱۱)

(۲) لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (ہیئت کافی ص ۱۱)

مسئلہ پدار :

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام میں غلطی واقع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے۔ وہ

۱ سے ہمارے کہتے ہیں اور عقیدہ ہمارے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں۔

(۱) ما عبد الله بشئ مثل الهداء

(۱) اصول کافی صفحہ ۵۵

عبادت نہیں۔

ہمارے عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ کی کوئی بڑائی

(۲) ما عظم الله بمثل الهداء

(۱) اصول کافی صفحہ ۵۵

نہیں بیان کی گئی۔

امام رضا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمت شریعت

(۳) سمعت الرضا عليه السلام قال ما بعث

اور ہمارے ماننے کا حکم دیکر بھیجا ہے

الله نبيا قط الا يحرم الخمر ان يقر الله بالبداء

(۱) اصول کافی صفحہ ۵۵

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ

(۴) سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول لو

ہمارے (اللہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے

علم الناس ما في القول بالبداء من الاجواء فاطروا

میں گستاخاں، تو وہ اس عقیدہ سے نہ رکھتے۔

عن الجلام فيه (۱) اصول کافی صفحہ ۵۵

حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے

(۵) عن ابي الهاشم الجعفری قال كنت

میں غلطی ہوئی جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔

عند ابي الحسن عليه السلام (لن قوله) فقال

نعم يا اباهاشتم بذا الله في ابي محمد كما بدا

فی موسیٰ (۱) اصول کافی صفحہ ۵۳

کیا نہ کہ وہ بالاعقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ کی گنجائش ہے؟ بلکہ شیعہ کی تکفیر خود انہی کتابوں میں ان کے بزرگوں سے منقول ہے۔

شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے

(۱) قال ابو عبد الله عليه السلام ما نزل

بارے میں جو آیت بھی نازل کی ہے وہ تشیع کی

الله آية في المنافقين الا وهي فيمن يمتحل

طرف منسوب لوگوں کے بارے میں ہے۔

التشيع (۲) رجال کش صفحہ ۱۹ س ۱۶

علی بن حسین کہتے ہیں ہمارے شیعوں میں سے ایک

(۲) سمعت علي بن الحسين يقول (لن

قوم خنقریب ہمارے ساتھ دوسری کا اظہار کرے گی

قوله) ان قوما من شيعتنا سيجون بنا حتى

حتی کہ ہمارے بارے میں وہ باتیں کہیں گے جو یہود

يقولوا فينا ما قالت اليهود في عزير بن قاري قال لعنه الله

نے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں اور نصاریٰ

في عيسى بن مريم فلاحهم منا ولا تخن منهم (رجاء کش)

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہیں ان سے کوئی تعلق (رجال کشی ص ۱)

(۳) عن ابن ابی یعفور قال كنت عند العداق

اذ دخل موسى مجلس فقال ابو عبد الله عليه السلام

يا ابن ابی یعفور هذا اخير ولدی واجتنب الی

غیر ان الله عز وجل یضل به قوما من

شیعتنا فانهم قوم لا اخلاق لهم فی الاخرة

ولا یمکلهما الله يوم القيامة ولا یرکبهما ولهم

من اب الیهم قلت جعلت فداک قد ارغب قلبی

عن هؤلاء قال یضل به قوم من شیعتنا بعد

موتہ جزا علیہ (رجال کشی ص ۲۰)

لئے دردناک مذاہبم - ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبد اللہ

نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کے وفات کے بعد ان پر جزم فرما کر کے اور

دور و گمراہ ہو جائے گی۔ (رجال کشی ص ۲۰)

(۴) ان علیا علیہ السلام لما فرغ من قتال

اهل البصرة اتاه سبعون رجلا من الزبط

فسلموا علیہ وکھوہ بلسا فھم فروع علیہم بلسا فھم

وقال انی لست کما قلتم انا عبد الله مخلوق

قال فابوا علیہ وقالوا له انت انت هو فقال

لھم لئن لم ترجعوا عما قلتم فی وتوبوا الی الله

تعالی لا قتلکم قال فابوا ان یرجعوا وابتدوا

فامران یحضر لھم ابار فخرت ثم خرق بعضھا

انی بعض ثم قذفھم فیھا ثم طردوھا ثم

العب النار فی بئر منها الیس فیھا احد فدخل

الدخان علیھم فما اتوا (رجال کشی ص ۲۱ مطبوعہ کوئٹہ)

نے رجم اور توبہ سے انکار کر دیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھودے جائیں پھر انکے درمیان

حقیقت شیعہ

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق

کے پاس تھا وہاں موسیٰ کاظم آکر بیٹھ گئے تو ابو عبد اللہ

(جعفر صادق) نے کہا اے ابن ابی یعفور! یہ

(موسیٰ کاظم) ہمارا سب سے بستر اور محبوب بیٹا ہے

لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں

سے ایک قوم کو گمراہ کریں گے یہ (شیعہ) ایسی قوم

جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان

سے قیامت کے روز (رحم و کرم کی) بات نہ کریں گے

اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، ان (شیعوں) کے

لئے دردناک مذاہبم - ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبد اللہ

نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کے وفات کے بعد ان پر جزم فرما کر کے اور

دور و گمراہ ہو جائے گی۔ (رجال کشی ص ۲۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنی بصرہ کے

قتال سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس قبیلہ نضال

سے ستر آدمی آئے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اور

اپنی زبان میں بات کی، آپ نے بھی انہی کی زبان

میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں ایسا نہیں جیسا تم

کہتے ہو، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں انہوں

نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ آپ دہی ہیں یا یمنی

خدا ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا

کہ اگر تم اس سے باز نہیں آتے جو میرے بارے

میں کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہیں کرتے تو

میں تم لوگوں کو ضرور قتل کر دوں گا، ان (شیعوں)

نے رجم اور توبہ سے انکار کر دیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھودے جائیں پھر انکے درمیان

حقیقت شیعہ

سورخ کر کے ان کو آپس میں ملا دیا۔ پھر ان کو ان کنوؤں میں پھینک کر ان کنوؤں کا منہ بند کر دیا، پھر ان میں سے ایک کنوئیں میں آگ جلائی جس میں کوئی آدمی نہ تھا، اس طرح سے دوسرے کنوؤں میں انہر و حوالہ داخل ہو گیا اور وہ سب کے سب مر گئے۔ (رجال کشی ص ۱۷۱ مطبوعہ مکرہ)

(۵) قال ابو الحسن لو میزت شیعی ماد جلاک والا واصفہ ولما تمخّذتم لماروجل تم لا تخریدک (روضة کینی ص ۱۷۱)
ابو الحسن (علی) فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو ان سب کو صوفیاں بتانے والے (مناقب) پاؤں۔ اگر ان کا امتحان لوں تو

وہ سب مرتد نکلیں گے۔

(۶) اگر مرد ایشاں (شیعہ) پر سہ صد و سیزدہ کسی بہینت اجتماعی و سلام ظاہر شود، (صافی باب ۳ جز ۳ ص ۱۷۱)
اگر ان (شیعوں) کی مجموعی تعداد تین سو قیرہ تک پہنچ جائے تو امام (مہدی) ظاہر ہو جائیں گے۔ (صافی باب ۳ جز ۳ ص ۱۷۱)

معلوم ہوا کہ آج تک کبھی بھی تین سو تیرہ شیعہ کسی زمانے میں جمع نہیں ہوئے، یہ سب مدعیان فتنہ منافق ہیں اور انہوں نے امام مہدی کو فارسیں دھکیل رکھا ہے اور امام کے نہ ہونے کی وجہ سے اُمت کی گمراہی کو دنیا میں فساد و فتن کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے، اگر ان میں سے تین سو تیرہ ہی صحیح شیعہ بن جائیں تو امام مہدی ظاہر ہو جائیں اور سارے جگہ کو بے ہوش ہو جائیں۔

اہل تشیع کا آپس میں لعن طعن:

لعن و طعن اور سب و شتم کو حدیث میں علاماتِ نفاق شمار کیا گیا ہے، اور شیعہ لوگوں میں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کا سلسلہ عام ہے، چنانچہ ان کے رفاۃ اور بزرگوں پر خود ان کے بزرگوں سے لعنت اور بد دعا کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) عن ابی جعفر قال امیر المؤمنین اللہم العن ابی فلان واعر ابصارہما کما کلمت قلوبہما (قال فی الحاشیۃ) ہما عبد اللہ بن عباس وعبید اللہ بن عباس (رجال کشی ص ۲۳)
ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ! فلاں کے دو بیٹوں پر لعنت کر اور ان کی مینائی سلب کر لے جیسا کہ آپ نے ان کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ حاشیہ میں

لکھا ہے کہ یہ (دو بیٹے) عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عباس ہیں۔

(۲) مقامات ذیل میں زرارہ کی انتہائی درجہ کی تعریف اور مدح کی روایات ہیں۔ (رجال کشی ص ۸۷ ص ۹۱ ص ۹۳ ص ۱۰۸ ص ۱۱۳ ص ۱۱۸ ص ۱۲۲ ص ۱۱۱ اور اس کے برعکس رجال کشی ص ۸۷ ص ۹۱ ص ۹۳ ص ۱۰۸ ص ۱۱۳ ص ۱۱۸ ص ۱۲۲ ص ۱۱۱)

میں ص ۹۹ س ۱۲ میں زرارہ پر محنت کی روایت ہے

(۱۳) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۲۲ س ۱۱ میں بربیعہ کی تعریف اور ص ۹۹ س ۱۲ میں اس پر محنت کی روایت

(۱۴) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۲۲ س ۱۱ میں محمد بن مسلم کی تعریف کی روایت اور ص ۱۲ س ۱۱ میں اس پر محنت کی روایت

(۱۵) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸ میں ابو بصیر کی تعریف کی روایت اور ص ۱۱۶ س ۶ میں اس کی

خدمت کی روایت ہے۔

(۶) روایت ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ محبت علی کتنے ہی بڑے گناہ کو مٹا دیتا ہے تو بھی اس کی مغفرت یقینی ہے

سید بن محمد الحمیری اشعار و تعریف علی رضی اللہ عنہ

بود پس آن شعر فضیل الرسان و در خدمت امام

جعفر خواند (القول) قال سمعت نعیباً من

در احوال ترو قال من قال هذا الشعر قلت

السید بن محمد الحمیری فقال رحمہ اللہ نقلت

انی رأیت یشراب نبیذا فقال رحمہ اللہ نقلت

انی رأیت یشراب نبیذا الرستاق قال تعنی الخ

قلت نعم قال رحمہ اللہ وما ذلک علی اللہ

ان لا یضرب لہب علی (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱۸)

دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ شراب ہی تو پی ہوگی، میں نے کہا، ہاں! تو کہنے لگے، اللہ اُس پر رحم کرے

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کسی محبت علی کی مغفرت نہ کرے؟

اور روایت ذیل میں اسی سید بن محمد کو رد سیاہی کی قدرتی سزا ملنے کا ذکر ہے حالانکہ روایت

بالا میں گزرا کہ وہ باوجود شراب پینے کے محبت علی کی وجہ سے مغفور ہے۔

حدیث ابو الحسن ابن ابی یوسف مروزی

قال روی ان السید بن محمد الشاعر اسود وجهه

عند الموت فقال هذا یفعل باولیا شکو

یا امیر المؤمنین (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱۱۳)

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ کے بزرگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے مہبین کا چہرہ موت کے وقت

سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۷) عن رضا علیہ السلام یونس بن عبد الرحمن فی زمانہ
فی زمانہ کسلمان الفارسی فی زمانہ
(رجال کشی ص ۳۳ س ۲۱) میں تھے (رجال کشی ص ۳۳)

اور سلمان فارسی کی تعریف میں رجال کشی ص ۹ س ۱۷ اور روضہ کنینی ص ۱۱۵ میں روایت ہے
دونوں روایتوں کے مجموعہ سے یونس بن عبد الرحمن کی مدح ثابت ہوئی، مگر رجال کشی ص ۳۰۹ س ۲۱ میں
رضا علیہ السلام ہی سے روایت ہے کہ یونس بن عبد الرحمن ابن زانیہ اور زنیق ہے۔
اہل بیت کے دشمنی :

ان لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عین معاملہ تو ادرہ کی روایات سے معلوم ہو چکا، اب ذرا
در بیان عشق اہل بیت کا حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے علق عین عقاد میں ملاحظہ فرمائیں۔
(۱) عن ابی عبد اللہ قال ان جبرئیل نزل
علی محمد صل اللہ علیہ وسلم فقال له یا محمد
ان الله یبشرك بمولود یولد من فاطمة تقتله
امتک من بعدک فقال وعلی بنی السلام
حاجتلی فی مولود یولد من فاطمة تقتله امتی
من بعدی نعوذ فربط فقال له مثل ذلک
فقال یا جبرئیل وعلی بنی السلام لا حاجتلی
فی مولود تقتله امتی من بعدی فوج جبرئیل
ال التمام فربط فقال یا محمد ان ربک یقرک
السلام و یبشرك بانہ جاعل فی ذریۃ الامامة
والولاية والوصیة فقال قد رضیت ثم ارسل
الی فاطمة ان الله یبشرك بمولود یولد من فاطمة
امتی من بعدی فارسلت الیه ان لا حاجتلی
فی مولود تقتله امتک من بعدک فارسل الیها
ان الله قد جعل فی ذریۃ الامامة والولاية و

جبرئیل صادق فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام مجھ سے
علیہ السلام پر نازل ہوئے تو فرمایا، اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے کی بشارت
دیتے ہیں جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پیدا ہوگا
جسے آپ کے بعد آپ کی امت شہید کر دے گی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے رب پر سلام
مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا
ہو اور پھر اسے میرے بعد میری امت شہید کرے
جبرئیل علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے اور حضور
دیر بعد پھر نازل ہوئے اور پھر وہی بات کسی آپ
نے پھر وہی جواب دیا، جبریل امین پھر واپس
تشریف لے گئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ اے
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب نے آپ کو
سلام کہا ہے اور وہ آپ کو بشارت دیتے ہیں
کہ وہ ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور

الوصیۃ فارسلت الیہا فی قد رضیت (الی قولہ)
ولم یرضع المحسن من فاطمة علیہا السلام ولا
من انثی کان یوقی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فیضمہا إجماعہ فی فیہ فیرضع منها ما یکفیہ الیومین
أوالثلاث (امول کافی ص ۲۹۲)

وصیت رکھیں گے تب آپ نے فرمایا کہ اب میں
راضی ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس پیغام
بجھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے بچے کی بشارت دیتے ہیں
جو آپ سے پیدا ہوگا، جسے میری اُمت میرے
بعد شہید کرے گی، حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی کوئی حاجت نہیں جسے آپ
کی اُمت شہید کرے، آپ نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں امامت و ولایت اور وصیت
رکھی ہے تب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) راضی ہوئیں (حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسکا بدلہ
اپنی والدہ محترمہ سے یہ لیا کہ) اس کے بعد نہ اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا اور نہ ہی کسی
اور عورت کا (یعنی ان کو جنس عورت سے نفرت ہو گئی جو اسکی پیدائش پر ناخوش تھی) آپ کو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دیتے، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اس سے
دودھ پیتے جو ان کو دو تین روز تک کفایت کرتا

جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ
(رضی اللہ عنہا) حضرت حسین (رضی اللہ عنہ)
سے حاملہ ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جبریل امین تشریف لائے اور کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ
عنہا) منقریب ایک بچہ جننے گی جسے آپ کے بعد
آپ کی اُمت قتل کرے گی، پس جب فاطمہ حاملہ
ہوئیں تو وہ اس محل کو بُرا سمجھتی تھیں اور جب بچہ
پیدا ہوا تو اس کو بھی بُرا سمجھتی تھیں جعفر صادقؑ
نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ماں ایسی نہیں جو اپنے
بچے کو بُرا سمجھتی ہو مگر حضرت فاطمہؑ اسے بُرا سمجھتی

(۲) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
لما حملت فاطمة بالحسین جاء جبرئیل
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
فاطمة ستلد غلاما تقتله امك من بعدک
فلما حملت فاطمة بالحسین کرهت حملہ و
حسین وضعته کرهت وضعه ثم قال (الوجه)
علیہ السلام لم ترفی الدنیا ام تلد غلاما لکرهہ
ولکھا کرهتہ لما علمت انه یقتل قال و فیہ
نزلت هذه الآية حملتہ امہ کرهتہ و وضعته
کرهتہ (حوالہ بالا)

تھیں اسلئے کہ وہ جانتی تھیں کہ یہ بچہ شہید ہوگا (العیاذ باللہ شہادت کی نحوست کی وجہ سے وہ بچے
کو بُرا سمجھتی تھیں) جعفر صادقؑ نے کہا کہ آیت حملتہ امہ کرهتہ امہ کرهتہ اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے،
(اُس کی ماں نے اسے حمل کی حالت میں بھی بُرا سمجھا اور پیدا ہونے کے بعد بھی) یہ ترجمہ اہل تشیع

کلیہ حالات آیت کا مضموم یہ ہے کہ ہر انسان کو ماں کا شکر گزار اور مطیع رہنا چاہیے، اس لئے کہ ماں نے حالت حمل اور وقت پیدائش کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں مضموم کیا ہے

بلنے رے شیر مظلومی تری زرد ہوئی تیری بشارتیں بد گرچہ راضی ہر چہ تقدیر طالع پھر بھی تمہی تیری دلاؤ ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآن میں اے کرہا کی آیت آشکار ٹکڑی بھی غیر کا ہے جوش تھا دوسروں کا نہ چرسا زینا
دیجا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بڑی چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے
ان کے خیال میں کس قدر مکروہ و مبغوض ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ریا
کس قدر عداوت اور بغض ثابت کیا گیا ہے اداؤنا اللہ تعالیٰ منہ، اُمید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد
شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہ نہ رہے گا۔

کیا شیعہ اہل کتاب ہیں؟

مستزاد کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا، بعد میں تہیہ ہوا کہ یہ لوگ
زندقہ ہیں، اس لئے انہیں اہل کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندقہ کی دو قسمیں ہیں :

- ① بمعنی منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفر عقائد چھپاتا ہو، قال العلامة السخاوی فی کتابہ
وان کان مع اعترافہ بنبوتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اظہارہ شعائر الاسلام یبطن عقائد کفر بالاشیاء
خص بایم الزندق (شرح المقاصد ص ۲۳۲۶۹) وقال المحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ واختلف
فی تفسیر فقیل هو البطن للکفر المظہر للاسلام کالمنافق (عمدة القاری ص ۲۳۳۷۹)
② جو شخص عقائد اسلام میں تاویلات باطل کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائد کفر کو پوشیدہ
رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندقہ کہا جاتا ہے۔

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله العرقی) ای بالزندقۃ الداعی للذی یدعو الناس الی
زندقۃ ھم فان قلت کیف یكون محرغا داعیا الی الضلال وقد اکتفی بمفہومہ الشرعی ان یبطن الکفر،
قلت لا یبعد فیہ فان الزین یتیمون کفر و عروج عقیدۃ الفاسد و یجزئھا فی الصورتی الصحیحۃ و ھذا معنی
ابطان الکفر فلا ینافی اظہار الدعوی الی الضلال و کونہ محرغا بالاضلال ھو ابن کمال
(رد المحتار ص ۲۳۳۰۵)

وقال الشاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المخالفۃ للذین الحق ان لم یعترف بملم ینہ عن لہ ز

ظاہر و لا باطن نہ ہو گا، اور اسے تو بطن میں بلکہ قلب میں لکھ کر یہو المنافق، اور انصاف بہ ظاہر لکھ کر یہو بعض ماہیت من الدین ضروریہ مختلف ماہیت الصوریہ، والتابعون! جمع علی ثلاثہ، الزینق والمکولات بہہ زینیق کہ احکام

① زینیق واجب القتل ہے۔

② اگر نہ ہو نیچے بعد اس کی تو بہر حال نہیں، اگر قاری سے پہلے قبول ہے۔

③ ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ (۴) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

وال العلامة المحمدي رحمه الله تعالى وكان الكافر بسبب الزينة لا توبة له وجعل في الفقه ظاهراً المذهب لكن في حظر الخانية الفتوى من انما اذا اخذ السلطان الزينق المذنب الداعي قبل توبته ثم تاب لم يقبل توبته ويقتل ولو اخذ بعد ما قبلت (سرخ المختار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (تنبیہ) یعلموا انہما حکم الذی و نزول القیامۃ فافهم فی الجہاد الشیخ یظہرون الاسلام والقیوم والصلوة من انہما معتقدان تناسخ الازمان وحل الخمر والزنا وان الاویہیہ فی شخص بعد شخص ومن اجل ان الخمر الموم والصلوة والحجیم ویقولون المسی بہ غیر المعنی المراد وہ کما ہو فی جہادہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کل من فظیحة، والعلامة المحمدي رحمه الله تعالى العبادي فيهم فتوى مطلوبة (القول) ونقل من علماء المذاهب الاربع ان لا يجعل اقراره وحرفي دليل الاسلام بحجزة ولا غيرها ولا تحل من كتمتهم ولا ذبحهم فيهم فتوى في الخيرة ايضا فراجعها، والحاصل انهم يوصل في علمهم اسم الزينق والمنافق والملاح والملاح لا يبعد النطق به ولا نقل فيهم املا (سرخ المختار ص ۳۰۵ ج ۳)

کتاب شیخہ میں شیخین دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف

(۱) عن فضیل الرسان قال سمعت ابا داؤد وهو یقول حدثنی برید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجنة قشتاق الى ثلاثة قال فجاء ابو یوسف فقیل لذلک ابا بکر الصديق وانت ثانی اشین اذ هما في الفار فلو سالت من هؤلاء الثلاثة رجل کثرت خاص منی، اگر آپ یہ پوچھیں کہ یہ تینوں کون ہیں، (تو بہتر ہے)

فضیل الرسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے بریدہ سلمی نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت تین آدمیوں کے لئے مشتاق ہے، اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ آپ صدیق ہیں اور ثانی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق

(۲) توجہ دے کر فقیل لہ یا باحضرت رسول
اللہ قال ان الجنة تشاق الى ثلاثة واث
الغفوق الذي ينطق الملك ان بعد كل من

ایسے فاروق ہیں کہ آپ کی زبان پر فرشتہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے
(۳) قال بعض الخائفين بحضرة الصادق
عليه السلام رجل من الشيعة ما تقول في
العشرة من القصة قال اقول فيمحو الخوف الجليل
الذي يحيط الله به سيأتي وروجه درجانی قال
السائل الرجل لله على ما انقذني من بفضلك
كنت اظنك لا تقصيا بعض القصة فقال لرجل
من اهلنا واحدا من الصوابة فعليه لعنة
الله والملائكة فقال لعنك قتال ما تقول
فيمن ابغض العشرة من القصة فقال من
ابغض العشرة فعليه لعنة الله والملائكة ولعن
جميعين وتفسير عریط جطری السلام مولانا ابوبکر علیہ السلام
سے بغض رکھے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔
عشرہ مبشرہ کے بارے میں بتائیے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرہ مبشرہ کے ساتھ
بغض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے
اور ان سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جنت تین آدمیوں کی شتاق ہے، اور آپ
بعض مخالفین نے جعفر صادق کی موجودگی میں
کسی شیعہ سے کہا کہ صحابہ کرام میں سے عشرہ مبشرہ
کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ (شیعہ)
کہنے لگا کہ میں ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتا
ہوں، اسی شخص غبن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے
گناہوں کو مٹا دیں گے اور میرے درجات بلند
فرمائیں گے، پوچھنے والے صاحب نے کہا خدا
کا شکر ہے کہ اس نے مجھے تیرے بغض سے نجات
دلائی میں تو تمہیں صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)
سے عداوت رکھنے کی وجہ سے رافضی سمجھتا تھا
وہ شخص (شیعہ) کہنے لگا جو کوئی کسی ایک صحابی
سے بغض رکھے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔
عشرہ مبشرہ کے بارے میں بتائیے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرہ مبشرہ کے ساتھ
بغض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

(۳) فروغ کافی جلد ۲ نصف اول ص ۳ پر بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت ذکر ہے۔
(۵) نیچ ابلاغہ میں حضرت مل، رضی اللہ عنہ کے خطبات منقول ہیں جن میں کئی جگہ بہت کثرت سے شیخین
رضی اللہ عنہما کی مدح ذکر ہے، مثال کے طور پر صفحات ذیل ملاحظہ ہوں :

نیچ ابلاغہ جلد ۱ ص ۳۵، ۸۵، ۸۶، ۱۲۹ اور جلد ۲ ص ۲۳، ۳۵، ۸۸، ۱۱۲، ۱۱۳ اور جلد ۳ ص ۸
(۶) شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عسکری میں آیت اولئك ما كان لهما ان يدخلوها الا تخافين
کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت یا سارية الجبل ذکر ہے۔

ہذا اعرون الخطاب اذا قيل لهما
یہ عالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا ایسی
حقیقت شیعہ

انه كان على المنبر يخطب اذ نادى في خيال
خطبة ياسارية الجبل وعجبت القصابة
ما هذا من الكلام الذي في هذه الخطبة
فلما تضى الخطبة والصلوة قالوا ما قولك
في خطبتك ياسارية الجبل فقال اعلوا
اني وانا اخطب رميت بصري حتى رايتهم
وقد مضوا بين يدي جبل هناك وقد جلد
بعض الكفار ليل في خلف سعد بن ابى وقاص فساو
من معه من المسلمين فيحيطوا بهم فيقتلهم
فقلت ياسارية الجبل ليلتجى اليه فيمنعم
ذلك من ان يحيطوا به ثم يقاتلوا ومنح
الله اخوانكم المؤمنين اكناف الكافرين
وفتح الله عليهم بلادهم فاحفظوا هذا
الوقت فإدع عليكم الخبر بذلك، وابين
الدينة ونهاوند اكثر من خمسين يوماً -
(تفسيرى مسرى طبع جعفرى مش ۲)

درینہ مشورہ اور نہادہ (جہاں یہ شکر تھا) کے درمیان پچاس دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ
(۷) وعن عروة بن عبد الله قال سألت
ابا جعفر محمد بن علي عليهما السلام عن حلية
السيوف فقال لا بأس به فقال قد سمعنا ابو جعفر
الصديق رضي الله عنه سيفه قلت فتقول
الصدیق ثوب وثبة واستقبل القبلة وقال
نعم الصدیق، نعم الصدیق، نعم الصدیق
فمن لم يقتل له الصدیق فلا صدق الله
له توكلاً في الدنيا ولا في الآخرة -

حالت میں جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے
بلند آواز سے فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل (اے
ساریہ پہاڑ کی پناہ لو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
اس سے تعجب کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ
جب خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کرنے
پر فرمایا کہ اثنائے خطبہ میں میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا
کہ مسلمانوں کا لشکر پہاڑ کے نیچے صف بستہ ہے
اور چند کافر پہاڑ کے پیچھے سے آئے تاکہ حضرت
سعد بن ابی وقاص اور دیگر مسلمانوں کا گھراؤ
کر کے ان پر حملہ کریں، اسوقت میں نے یا ساریۃ
الجبل کہا، تاکہ پہاڑ کی طرف پناہ لیکر کفار کے
گھراؤ سے بچ جائیں اور پھر ان سے مقابلہ کر سکیں
اللہ تعالیٰ نے ہمارے بھائیوں کو کافروں کے اٹنے
سے نجات دی اور کافروں پر مسلمانوں کو فتح ہوئی
پھر فرمایا اس وقت کو یاد رکھو تمہارے پاس
اس کی خبر آئے گی۔

عروۃ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام باقر سے
پوچھا کہ کیا تلواروں پر سونا چاندی چڑھانا جائز ہے؟
تو کہا کہ جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابو جعفر صدیق
نے اپنی تلوار پر سونا چڑھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں
کہ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟
تو امام باقر نایت جوش سے اچھل کر کھڑے ہو گئے
اور قبیلہ زدہ ہو کر فرمانے لگے، ہاں میں صدیق کہتا
ہوں! ہاں میں صدیق کہتا ہوں!! ہاں میں

دکشف الغم فی احوال الائمہ علیہ السلام (جلد ۱)

صدیق کشتا ہوں ۱۱۱ اور جو آپ کو صدیق نہ کہے
اللہ دنیا و آخرت میں اسکا کوئی قول سہا نہ کرے گا

نکتہ :

انفوس کفشیوں نے اپنے امام نجیب ابو جعفر محمد بن علی باقر کی بات نہ مانی اور افضل اہل بیت علیہ السلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ صرف صدیقیت بلکہ صبیحیت کے شرف سے بھی گرانے کی کوشش کر کے اپنی عاقبت برباد کی اور امام باقر کی بددعا فلا صدق اللہ لہ قولاً فی الدنیا ولا فی الاخرۃ (اللہ تعالیٰ اس کی کسی بھی بات کو دنیا و آخرت میں سچا (درست) نہ کرے) کے مستحق ہوئے، شیعہ کے حق میں ان کی یہ بددعا قبول ہوئی، چنانچہ شیعہ لوگوں نے تقیہ یعنی جھوٹ اور فریب کو اپنا مذہب قرار دے لیا ہے اور کہتے ہیں کہ جو جھوٹ نہیں بولتا، فریب اور دھوکہ بازی نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ اس کا ایمان معتبر نہیں، اسکے ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی جھوٹ بولتے تھے، اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ اور افتراء پاندھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ متغافل ہو جاتی ہے، پھر مدعیہ کر دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف غفلت کو منسوب کرے سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں یہ ان کی قولی کذب بیانی اور افتراء پر وازی کا نقشہ تھا، دوسری جانب ان کی اخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کر لیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کر لیا کہ عورتوں کا ہلاک کرنا، بھیسٹہ مٹھہ کسی کے گھر چلی جانا اور مذہب کے علاوہ اخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سواری کا مرتکب ہونا، اسے کار خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا لامیہ قرار دیدیا

کتب شیعہ سے فضائل متعہ نقل کرنے سے قبل ایک اشکال کا جواب تحریر کیا جاتا ہے

کتب شیعہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف دیکھنے پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ مرد و دو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کھلے دشمن ہیں، پھر تعریف کیونکر؟ اسکے جواب میں ① یہ تعریف تقیہ کی بناء پر ہے جس پر ان کے ایمان کا مدار ہے، جیسا کہ تقیہ کے بیان میں ان کا مذہب لکھا جا چکا ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

② اللہ تعالیٰ نے حق میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہ طریسا اوقات اہل باطل اور دشمنوں کی زبان پر بھی بولتا ہے۔ دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و عناد سے کتب شیعہ بھری پڑی ہیں، ان نفوس مقدمہ کے حق میں ایسی فحش گالیاں بکتے ہیں کہ جس مسلمان کے قلب میں

ایمان کی ذرا سی بھی رمت جو وہ کسی مردود سے ایسی بکواس شن کر اسے جہنم رسید کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

فضائلِ متعہ

جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسل نہایت سے کرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ستر فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منہوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا مشرئیک لوگوں کے ساتھ ہو اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا رو سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اعوذ باللہ من عذاب الجہنم ومن اللذین یسئلون فی النار من اللہ تعالیٰ علیہ من لای الاظہار۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا تیسرا جسد آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ کرے اس کا دوسرا جی اور جو تین دفعہ (منہ کالا) کرے اس کا تمام بدن آتش دوزخ سے آزاد ہو جاتا (العیاذ باللہ من شرمنا انفسنا)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اسے حضرت حسن کا درجہ مل جاتا ہے جو دو مرتبہ متعہ کرے، حضرت حسین کا درجہ اور جو تین مرتبہ متعہ کرے وہ حضرت علی کا درجہ اور جو (العیاذ باللہ) چار مرتبہ متعہ کرے (منہ کالا کرے) وہ میرے درجہ کو پا لیتا ہے۔

(۱) قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من برجل تم ثم انقل الا حلق اللہ من کل تحطرة یقطر منه سبعین ملکاً یستغفرون له الی یوم القیامة

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تم مرتبة من هذا اللہ العبد ومن تم مرتبة حشرهم الابل ومن تم ثلاث مرات صا حب فی الجنة (منہ صا صا صا صا)

(۳) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تم مرتبة واحدة عقی ثلثة من النار ومن تم مرتبة عقی ثلثة من النار ومن تم ثلاث مرات عقی کلمہ من اللہ۔ (منہ صا صا صا صا)

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تم مرتبة ورجل کدرجة الحسن ومن تم مرتبة ورجل کدرجة الحسین ومن تم ثلاث مرات ورجل کدرجة علی ومن تم اربع مرات ورجل کدرجة (تفسیر منہ صا صا صا صا)

(۵) قَالَ ابوجعفر علیہ السلام فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم املوا امری بہ الی السماء قال لحقن جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت للمعتصمین من امتک من النصار (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص ۱۵۱)

ابوجعفر فرماتے ہیں معراج کی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں تک تشریف لائے گئے تو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے غور توں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، اہل تشیع کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے ان کے لئے بے شری اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور اعیانِ ہائے انھیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجات اخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۶) ردی بکر بن محمد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن المنعة فقال الی (لا یرى للرجل المؤمن ان یمخرج عن الدنیا وقد بقیت علیہ من خلل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیریعضها) (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص ۱۵۱)

(۷) جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ اور اہل ہشت سے ہے (تحفۃ العوام ص ۱۵۱)

(۸) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے (تحفۃ العوام ص ۱۵۱)

دیوثی و بے غیرتی کے مظاہرہ اور نفسِ مارہ کی تسکین کے لئے متعہ جیسا ہم خرد و ہم شبابِ سنو بھی کافی نہ ہوا تو اس سے بھی آسان ترکیبِ تحلیل نکال کر بے غیرتی کو بھی شرادیا۔ ابن بابویہ کتابِ اعتقادات میں لکھتا ہے، اسبابِ حل المرأة عندنا الیبعة النکاح و ملک الیہین و اللتعة و التحلیل، تحلیل کی تفسیر کتبِ شیعہ میں تلاش کرنے کا موقع نہیں ملا، ایک بہت بڑے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس آمانہِ فرقہ مراد ہے، دنیا کا بدترین سے بدترین جانف بھی حضرت انسان کی اس شرافت کے سامنے شرم کے مارے سرنگوں ہے۔

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ ایک صدیق کی صداقت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب و روایات کی بندشوں سے تو وہ آنا دھڑپ چکے، اخلاق و انسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہو گئی، فقط واللہ العالی

۱۹ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ ہجری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیعوں کو اہم مشورہ خالص شیعہ بن جاؤ تو سارے جھگڑے ختم

(اقتباس از تقریر حضرت الشیخ دہشت بر کا تمام ۱۶ مرقوم سلسلہ ۵۰۰ ج ۱۰۰)

شیعہ کا مذہب بالاتفاق یہ ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اس کا ایک حرف بھی صحیح نہیں، ان کے مذہب کی بنیاد اسی پر قائم ہے، اگرچہ بعض شیعہ قرآن کو دیکھتے اور تلاوت کرتے ہوں، ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ہاں متواترات میں سے ہے، متواتر اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے خبر دینے والے استدرہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے خلاف کو باور نہ کرا سکے، جیسا کہ کاد جود اس شخص کے لئے بھی یقینی ہے کہ جس نے مکہ نہ دیکھا ہو، اسی طرح ان کے نزدیک قرآن کا ایک حرف صحیح نہ ہونا اتنا یقینی ہے کہ اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، حالانکہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے ایک لفظ کا انکار کر دینے والا بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا حل

شیدکپ یکیں کہ شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں قرآن ہمارے گھروں میں رکھا ہوا ہے ہم پر یہ لازم غلط اور بجا دھبہ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور وہ ان کتابوں کو صحیح سمجھتے ہیں ان کو چومنے میں، سینوں سے لگاتے ہیں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں تو آخر یہ کتابیں اگر ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں تو ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہے؟ میں نے ان کی کتابیں خوب دیکھی بھالی ہیں، ان کو خوب کھنگال کر دیکھا ہے، جو کمزور کسی کی مجال نہیں کہ اس کا ایک حرف بھی جھٹلا سکے، چاہیں تو کتاب بکال کر دکھاؤں گا، ان کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مجتہد صاحب سے کسی نے پوچھا کہ قرآن کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ صحیح ہے، بعد میں ان کے کسی شاگرد نے کہا کہ آپ ہم کو تورات دن یہ پڑھاتے اور سکھاتے رہتے ہیں کہ یہ قرآن غلط ہے اور آج آپ نے یہ نئی بات کہی، تو مجتہد صاحب کہنے لگے، قلنتہ تعقیتہ میں نے تعقیتہ کیا تھا۔

تعقیتہ کی حقیقت

تعقیتہ ان کے دین کا جز ہے، تعقیتہ کے معنی میں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ دینا ان حوالہات کی تفصیل عنوان ”کیا شیعہ مسلمان ہیں“ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دینا وغیرہ، ان کے مذہب میں تقیہ ہائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے، جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے، اصول کافی کی روایت ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ اور ایک روایت میں ہے لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ، یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے دو چیزوں کو ملا لیں۔ ایک یہ کہ ان کے ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کا ایک حرف بھی صحیح نہیں۔ دوسری یہ کہ جھوٹا دھوکہ دینا فرض ہے بلکہ عین ایمان ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ گھروں میں قرآن کیوں رکھتے ہیں اسوائے دھوکہ دہی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس کا نام انہوں نے تقیہ رکھا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خسرو
جو چاہے آپ کا حشین کرشمہ ساز کرے

اہل تشیع کا امتحان

ان شیعوں کا امتحان اس طرح لو کہ تم اگر قرآن کو صحیح کہتے ہو تو یہ بتا دو کہ جن شیعوں میں سے اور دیگر حضرات نے قرآن کو غلط کہا ہے وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر تم اپنے دعوے میں کچھ ہو تو قرآن کو غلط کہنے والے جتنے گزرے ہیں سب کو کافر کہو، اپنے مجتہدین کو جو یہ کہہ گئے ہیں کافر کہو اور ان کی ایسی کتابیں چلا دو تو ہم مان لیں گے کہ تم اپنے دعوے میں کچھ ہو، لیکن اگر ان کتابوں کو چھاپتے ہو، ان کی تعظیم کرتے ہو، ان کے مصنفین کو اپنا امام مان کر ان کا احترام کرتے ہو تو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

پچھلے دنوں قادیانیوں کا بھی اسی طرح امتحان ہوا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ہمارا ختم نبوت پر ایمان ہے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ تم غلام احمد کو کافر کہو ان کی کتابیں خاکستر کر دو۔

حیدر آباد دکن کے صدیق دیندار جن بسویشور کے چند گنتی کے معتقدین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدین اسلام ہیں، ہمارا اسلام پر یقین ہے، ہم دیندار ہیں، ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ صدیق دیندار جو پہلے غلام احمد کا چیلہ بنا، پھر ترقی کر کے خود نبی بن بیٹھا اور بعد میں ندادی کا دلوئی کیا اسے کافر کہو، یہ عجیب بات ہے کہ غلام احمد قادیانی جو صدیق جن بسویشور کا پیر ہے وہ تو

۱۔ اصول کال ۲۳۳ ۲۔ اصول کافی ۳۳۳

صرف نبی ہوا اور اس کا مہرب صدیق دینا خدا بن گیا۔ ع
 بریں عقل و دانش بباہر گریست

آخر کسی کے دعوے کے صدق و کذب کی کوئی کسوٹی اور معیار بھی تو ہوتا ہے، اس سے
 ہتر کوئی کسوٹی ہو تو بتا دو۔ آج اگر خدا نخواستہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لے آئے جس میں
 لکھا ہو کہ خدا کا وجود نہیں ہم اس کو چومیں، چائیں، غلات چڑھائیں، سینوں سے لگائیں اور کہیں
 کہ ہم خدا کو مانتے ہیں تو کیا کوئی ایسا بے وقوف ہے جو ہمارے اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار
 ہو، یہی حال ہے ان شیعوں کا کہ ان کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ قرآن صحیح ہے۔

شیعوں کی اہم کتب :

شیعوں کی اہم کتابیں کافی اور صفائی ہیں۔ صفائی دو ہیں، ایک اصول کافی کی شرح ہے
 دوسری تفسیر کے فن میں ہے، ان کتابوں کے حوالے اگر دیکھنے ہوں تو میری کتاب احسن الفتاویٰ
 میں ان کو تفصیل سے دیکھا جاسکتا ہے۔

بہر حال اصول کافی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا، دوسری کتابوں
 کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مجتہد ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کا قول حجت نہیں ہوتا،
 اس کا جواب یہ ہے کہ جن مجتہدین نے قرآن تک کا انکار کر دیا ہے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے؟ نیز
 ان کی کوئی بات گمنا ہو تو اصول کافی کو پکڑنا چاہیے اس کا وہ کسی طرح انکار نہیں کر سکتے، اسکی وجہ
 بھی سن لیجئے، کہتے ہیں کہ یعقوب کلینی نے اس زمانے میں یہ کتاب لکھی جبکہ امام مہدی کی غیبت مہتری
 کا زمانہ تھا، امام مہدی کے غار میں جا کر غائب ہونے کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک
 زمانے تک جس غار میں وہ چھپے ہوئے ہیں ان کے خاص لوگوں کو اس کا علم تھا کہ کہاں ہیں یہ غیبت
 مہتری ہے اور بعد میں وہ ایسے غائب ہو گئے کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کہ اب وہ کہاں ہیں یہ غیبت
 کبریٰ ہے۔ یہ شیعہ بڑے نافرمان ہیں ان کا امام تو مسلمانوں سے ڈر کر غار میں چھپے اور یہ یہاں پھرتے ہیں
 خواہ خواہ کا نساد کر رہے ہیں۔

جس غار میں امام مہدی ہیں اسکا نام ہے غار سمرن راہ، یعنی وہ غار جسکو دیکھ کر دیکھنے والا
 خوش ہو جائے، یعقوب کلینی نے اصول کافی لکھ کر غار میں جا کر امام مہدی کو دکھائی، امام مہدی نے
 دیکھ کر فرمایا، ہذا کاف لشیعتنا، یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، یہی اسکی وجہ تسمیہ
 بھی ہے۔ اُسے اس کے ساتھ دو باتیں اور ملا دیں، ایک یہ کہ امام انکے نزدیک معصوم ہوتا ہے

جھوٹ نہیں بولتا، دوسری یہ کہ امام عالم الغیبؑ تا پہلے اس سے غلطی نہیں ہوتی، تو جس کتاب کی تصدیق امام نے کی ہو نہ اس میں غلطی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں جھوٹ کا احتمال ہے، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ہذا اما قال فیہ الامام الاکبر حجتہ اللہ المتظہرہ انکاف لشیعتنا، واقعی یہ شیعوں کی پٹائی کے لئے کافی ہے۔

شیعہ صرف قرآن کی تحریف ہی کے قائل نہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن موجود کفر کے ستونوں کو مضبوط کرتا ہے۔

وتضمنہ من تلقاھم با یقین و بہ دعائھم
خلفاء ثلاثہ نے قرآن میں وہ باتیں درج کیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کر سکیں۔

شیعہ کو موجود قرآن سے اس لئے عداوت ہے کہ اس میں شیعہ کی طرفداری نہیں کی گئی۔
لولا انہ زید فی القرآن ما نقصنا شیء
اگر قرآن میں کسی عیسیٰ نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقل مند پر غنی نہ رہتا۔

شیعہ عقیدہ تحریف قرآن کو بطور تفسیر چھپانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں مگر پھر بھی کبھی دل کی بات زبان پر آ ہی جاتی ہے، چنانچہ سید محمد دہلوی اپنی کتاب ضربت حیدریہ میں لکھتے ہیں :
ایں نظم قرآنی نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج
قرآن کی موجودہ ترتیب عثمانی ہے اس لئے یہ قرآن شیعوں پر عجت نہیں ہو سکتا۔

دل کا راز معلوم کر نیکا عجیب گرو

یہ امر تجربہ اور مشاہدے سے ثابت ہے کہ نشہ جنون یا منید وغیرہ کی بیہوشی میں دل کی باتیں زبان پر آ جاتی ہیں بعض نفسیات سے واقف لوگ اس گرو کے ذریعہ دل کے راز معلوم کر لیتے ہیں۔ کوئی ایسی بات کہدی کہ سننے والا طیش میں آکر ہوش کو بیٹھے اور مجبوراً اس ہو کر دل کی بات اُگل دے۔

جب مولانا عبد الشکور صاحب لکھنؤی کے "التجسس" نے رجوم لشیاطین بن کر دشمنانِ ترک پر تار و تار چلے گئے اور ان پر سے تفتیہ کی تہیں کو خاستہ کر کے ان کی اصل تصویر کو عریاں کر دیا تو شیعہ بلبلا اٹھے، "التجسس" کے دفاع کے لئے مستقل تصانیف کے علاوہ تقریباً پچیس رسائل جاری کئے مگر "التجسس" کے راکٹ کے سامنے وہ بیت العکبوت سے زیادہ نہ ٹھیر سکے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بچے بچے دیجرے سب نے دم توڑ دیا، ان رسائل میں سے ایک ہفتہ وار "دُرُجُنب" بھی

سیانکوٹ سے جاری کیا گیا تھا اس کی یکم اپریل ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں علماء شیعہ کے خصوصی ترجمان اعمار حسن بدایونی کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کا پہلے وہ حصہ پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین کو یقین ہو جائے گا کہ اعمار حسن صاحب اس وقت التجھ کی شدید ضرب سے ٹوٹ کر ہوش کھو چکے تھے اس بیہوشی کے عالم میں انھوں نے سربستہ ناز کو اٹھ کر رکھ دیا۔ چشم بد دور التجھ کیسا چمکیلا کوکب ہے جیسے دلی والا فلک جرمی کا چمکتا ستارہ بس اتنا فرق ہے کہ اس کے پر تو سے بال کالے ہو جاتے ہیں اور اس کی خونی چمک سے قلوب عوام کا لالہ عام کی مینائی پٹ ہو جاتی ہے۔

”التجھ خرافات و مضرات کا طومار ہے اور وہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ التجھ اپنی بے دھنسی رفتار سے فساد پھیلاتا ہے اور وہ اپنی چال سے کبھی کبھی چمک دیتا ہے التجھ کی رنگت گرگٹ کے مانند بدستی رہتی ہے اور وہ اول دن سے نیلگوں شیشہ لک میں ضیا بار ہے۔ التجھ کی نحوست یوم خمس ستر سے بد و جہاز آئے ہے کہ یہ روز بدسل میں ایک مرتبہ دیکھنا پڑتا ہے اور التجھ کی خونی شعاعیں ہر ماہ میں رنگ لیتی ہیں اور سرخی اثر دیتی ہیں۔ التجھ کی پیشانی پر یہ آیہ وَ بِاللَّجَجِ هُوَ يَقْتَدُ ذُنُوبَ ایسی ہے جیسے پر بے ہیر کے سر پر تاج شہنشاہت یا عالم بے عمل کے سر پر قبائے ہدایت یا خلیفہ پنجابیت کے بدن میں لمبیں خلافت یا جابل احسن کی چند پاؤں دستار فضیلت شیعہ و عجب لطیف ہے کہ وہ خود گمراہ ہے لیکن ہدایت کا دم بھرتا ہے۔ اس کا مدیر سراپا تفصیر فاسق و بے دین ہے لیکن ہم پر اپنا عیب لگاتا ہے خود کو سن باقران نہیں اڑنا سکے ہم مشرب مگر اپنا گناہ بے لذت ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔ آگے چل کر مدیر التجھ کو لکھتا ہے :

”مگر تمہیں حیا نہیں آتی اور چلتو بھریانی میں دُوب نہیں مرتے کہ قصہ پاک ہو۔ اپنی جھوٹی بکواس سے توبہ کرو۔“

اب ہم اس حواس باختہ کے اگلے ہوئے زہر سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں :

”رسول کی رحلت کے بعد قرآن کا مرتب ہونا دینی بدعت قرار پایا۔ بدعت پرستو

نے خلیفہ سے مراد ”غرت ابو بکر صدیق“ ہیں اور پنجاب سے مراد ”الفساد پناہ جرمی کا دوا“ یعنی اجتماع ہے جس پر دنیا کے اسلام آباد آج نہ میں حضرت صدیق اکبر کا انتخاب عمل میں کیا۔ یہ اجتماع اقوام مذہبی جہنمی رنگ کی جہیزیت کی غت اول کا درجہ رکھتا ہے۔“

اگر تم چتے ہو تو قرآن کی صفحات موجودہ عہد رسولؐ والے قرآن پر منطبق کر دینا اور اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونیکا دعویٰ نہ کرنا۔
 ”سُورَةُ التَّجْوِیدِ تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتاتے ہو درآئی ایک اصل قرآن میں سورۃ احزاب دو سو آیت کی تھی۔۔۔۔۔“ اس سورت میں آیۃ رحیم بھی تھی۔۔۔۔۔“ اور سنو، سورۃ توبہ کا صرف ایک حصہ رہ گیا ہے، باقی تین حصے غائب ہو گئے؟۔۔۔۔۔“ بڑے افسوس کی بات ہے کہ قرآن کے تواتر کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ قرآنی آیات بڑی مشکل سے ملتی بغیں معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب میں کوئی بھی پورے قرآن کا حافظ نہ تھا۔
 ”الغرض پورا قرآن موجود نہیں ہے اور نہ اسکا دعویٰ صحیح ہے۔۔۔۔۔“

”قرآن سے پورا سورۃ“ نورین“ غائب ہو گیا۔۔۔۔۔“ قرآن موجود میں دو مکمل سورہیں یعنی ”حُفْدٌ وَخَلْعٌ“ بالکل نثار ہیں۔۔۔۔۔“ یہ قرآن جو تمہارے زعم ناقص میں مکمل ہے۔۔۔۔۔“ اگر آیۃ اِنَّا لَآ نَحْفَظُوْهُ کے ذریعہ سے اصل وغیر مجموع قرآن کی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا تھا تو وہ کہاں محفوظ رہا۔۔۔۔۔“ پس اگر عہد رسولؐ والا قرآن غیر محفوظ ہے جو مجموع اور جلد نہ تھا تو اسکا وجود منقطع ہستی سے غائب ہے اور اگر یہ قرآن مراد ہے تو اس کے خالق جناب شان میں پھر کیسے قدیم ہو سکتا ہے
 ”حضرت ابو بکرؓ کا قرآن غلط ثابت ہوا جس کی ہر ایک آیت دو بار دوں کی گواہی سے لکھی گئی تھی۔ اس میں فضول بھرتی ثابت ہونے سے عدل صحابہ اور ایمان صحابہ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کا ایمان بھی رخصت ہوا کہ یہ سب کے سب غلط قرآن پر ایمان رکھتے تھے۔۔۔۔۔“ مگر آپؓ نے (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایجا بندہ فرمائی۔ اب

بتاؤ اصلی قرآن کہاں محفوظ رہا۔۔۔۔۔“ آیات کی بیہ ہنگامی ملاحظہ ہو۔۔۔۔۔
 دوسری آیت بالکل بے ربطا مقام میں لکھی گئی ہے جیسے آیۃ تطہیر از دایج نبی کے تذکرہ میں ٹھونس دی گئی ہے۔۔۔۔۔“ اور سنو بارہویں پارہ کے چوتھے رکوع میں طوفان نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی جہالت کا طوفان بے تمیزی اُبلتا ہے۔۔۔۔۔“ کیوں میاں عبدالشکورؒ کتنا یہی ترتیب مطابق لوح محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے، کیا یہی

ادھم ہی ترتیب کی حفاظت کا قدامت وعدہ فرمایا ہے۔ کیا اس ترتیب پر آپ کا اور
ہامع القرآن کا ایمان ہے؟

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن یا اس کے
پڑھنے پڑھانیکا سلسلہ دیکھ کر اس دعوے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا ایک شیعہ مجتہد سے مناظرہ اور
مجتہد صاحب کا فرار

ایک دفعہ ایک شیعہ مجتہد نے تقریر میں عام مناظرہ کا چیلنج دیا کہ جو چاہے میرے مقابلہ میں
آجائے۔ سندھ کے ایک مقام پر مجھے بلایا گیا کہ ایک شیعہ عالم بار بار پکارا کہ مناظرہ کا چیلنج لئے ہاؤ؟
میں نے کہا کہ مجھے تجربہ ہے کہ جب بھی میں جاتا ہوں وہ لوگ مناظرہ کو تیار نہیں ہوتے، خواہ خواہ
سیر وقت ضائع ہوگا، انہوں نے کہا کہ اس میں اہل سنت کی زحمت ہے، تو میں تیار ہو گیا،
تو میں نے کہ مناظرہ کے مقام پر پہنچا، لوگوں کا مجمع تھا، بات وہی نہیں جو میں نے شروع میں
کہی تھی وہ شیعہ مناظرہ کو تیار نہ ہوا اور مذہب یہ بیان کیا کہ اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے تو میں نے
کہا کہ بھئی بلایا تو آپ لوگوں کے خود تھا فساد پھیلتا ہے تو آپ نے چیلنج کیوں دیا؟ لیکن جب وہ
کسی طرح بھی تیار نہ ہوئے تو میں نے کہا کہ واقعی ٹھیک کہا آپ نے اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے
مگر یہ جو صلح ہے اسے پائیدار ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ آج صلح ہوا اور کل کو میدان خالی دیکھ کر پھر
چیلنج شروع کر دیں اسلئے میں پائیدار صلح کی چند صورتیں پیش کرتا ہوں آپ ان میں سے جو صورت
پسند کریں اسکا انتخاب کریں۔

صلح کا پہلا طریقہ :

صلح کی بنیاد اس پر رکھی جائے کہ جس کے قبضے میں مراکز ہیں اس مذہب کو ملے لیا جائے
خواہ بخود اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنایا ٹھیک نہیں ہے مراکز کو فیصل مقرر کرنا چاہیے۔
پہلا مرکز اللہ تعالیٰ :

شیعہ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ بے غلط ہوتی ہے ہیں
ایک لفظ اپنی طرف سے نہیں کہتا، کتاب بجا کر ان کو دکھا دی، اصول کافی کی روایت ہے۔ ما عظم
اللہ تعالیٰ مثل الہدایہ (اصول کافی ص ۴۸) دوسری روایت ما عظم اللہ تعالیٰ مثل الہدایہ (اصول
کافی ص ۴۸) تیسری روایت سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث اللہ نبیا قط الا بقرین الخیر
حقیقت شیعہ

وان یقرئہ باللہ (اصول کافی ص ۵۷)

بدار کے معنی ان کے ہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام کر بیٹھتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں کہ ارے غلطی ہو گئی نعوذ باللہ منہ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی سے پاک ہے اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے تو یونہی سمجھ لو کہ معاذ اللہ شیعہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو گئی۔ بہر حال یہ مرکز مسلمانوں کے ساتھ ہے۔
دوسرا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

رسول مصبوب ہوتے ہیں وہ کسی سے دب کر یا ڈر کر کوئی کام نہیں کرتے یہ ہمارا اعتقاد ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بھی تقیہ کرتا ہے (الذین لمن لا تقیۃ لہ) (اصول کافی ص ۵۷) اور لا یمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص ۵۷) نبی اور رسول بھی جب تک جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے وہ ایماندار نہیں ہو سکتے، نعوذ باللہ منہ
تیسرا مرکز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد :

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خصوصیت حاصل ہے اور حضرت حسین شیعہ کے مذہب میں العیاذ باللہ بہت بڑے منحوس ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد اور نہ زبان کینے کو تیار نہیں ہوتی۔ شیعہ کی کتابوں میں ہے کہ جبریل امین حضور کے پاس آئے اور حضرت حسین کی بشارت دی اور کہا کہ وہ شہید ہوگا، تو آپ نے فرمایا مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے جو شہید ہو، پھر دوسری دفعہ جبریل آئے اور یہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے، پھر تیسری دفعہ جبریل آئے اور کہا کہ تمہیں اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام بنائیں گے تب آپ اپنی ہو گئے پھر آپ نے حضرت فاطمہ کے پاس آدھی بھیج کر بشارت دی اس نے کہا کہ ایسا بیٹا نہیں چاہیے جو شہید ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ہوگا تو بھی حضرت فاطمہ بادل نخواستہ راضی ہوئی گو یا کہ شہادت کی نحوست امامت سے بھی نہیں ڈھل سکتی، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی تھلتہ اقدہ کرها و ضعتہ کرھا، حالانکہ قرآن کریم کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ماں کا شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ اس نے کتنی تکلیفیں جھیل کر اسے جنا ہے اور یہ لوگ اسے فاطمہ و حسین پر چسپا کر رہے ہیں، پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام چونکہ عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے حضرت حسین کو پتہ چل گیا کہ ان کی والدہ ان کو نہیں چاہتیں تو انھوں نے اختتام لیا اور ان کا دودھ پینے سے انکار
عس یہ حوالہ کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ کے تحت گزرا چکا ہے ص ۱۲

کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے وہ چوستے اور اس سے سیر ہوتے، دیکھئے کس طرح ماں اور بیٹے میں مداوت ظاہر کر رہے ہیں، اسی واقعہ کو شیعہ شاعر نے یوں نظم کیا ہے

ہائے رے شبیر مظلومی تری رد ہوئی تیری بشارات تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآن میں اُنہ کرھا کی آیت احشکار
تجھ کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہار

چوتھا مرکز عربین شریفین :

یہ ہمارے قبضہ میں ہیں۔

پانچواں مرکز قرآن مجید :

یہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے شیعہ تو اس کی صحت ہی کے قائل نہیں

صلح کا دوسرا طریق

صلح کی دوسری اُدرت یہ ہے کہ باری کا طریقہ اختیار کیا جائے یعنی کچھ مدت کے لئے سب سنی بن جاؤ اور کچھ عرصہ سب شیعہ، تاکہ اتفاق و اتحاد رہے، آگے اس میں اختلاف ہوگا کہ پہلے شیعہ بنیں یا سنی، اس کا فیصلہ یوں کریں کہ جس کے پاس قانون فی الحال موجود ہے اس مذہب کو فی الحال لے لیا جائے، ہمارا قانون قرآن و حدیث موجود ہے اور شیعہ کا قرآن امام مہدی کے پاس فارمیں ہے جو اونٹ کی ران کے برابر سونا اور ستر گز لمبا ہے وہ تو یہاں موجود ہی نہیں، جس مذہب کا قانون ہی نہیں اس کو لیکر کیسے کام چلے گا اس لئے فی الحال سب شیعہ مسلمان بن جائیں جب بھی امام مہدی آپ کی کتاب لے آئیں گے ہم سب ان کے ساتھ ہو جائیں گے آپ ہم سے اس بارے میں معاہدہ لکھوا لیں پھر اس کو رجسٹری بھی کرائیں۔

تیسرا طریق کار

اگر صلح کے یہ طریقے منظور نہیں تو آسان سی بات یہ ہے کہ شیعہ اجمعی شیعہ بن جائے نوب

۱۰ اس کے حوالے عنوان کیا شیعہ مسلمان میرا کے تحت گزریں گے۔ ۱۰

حقیقت شیعہ

۳۱

جنگل سے خود بخود ختم ہو جائیں گے، کیونکہ شیعہ مذہب میں یہ احکام ہیں۔

(۱) سیاه لباس پہننا حرام ہے، عبارات ملاحظہ ہوں۔

(د) قال امیر المؤمنین علیہ السلام فیما قلند
اصحابہ لا تنسوا السواد فانہ لہن فریضۃ
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ
لباس السواد الا فی ثلثة العمامۃ والخف
والکساء (من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص ۱۷۸)

(ب) مثل الصادق علیہ السلام عن
القنلوۃ فی القنلوۃ السواد فقال لا
تصل فیہا فانا لباس اهل النار

(من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص ۱۷۸)

(ج) روى اسمعیل بن مسلم عن الصادق

علیہ السلام انه قال ادعی اللہ تعالیٰ

الی نبی من انبیائہ قل المؤمنین لا تنسوا

لبس اعدائکم ولا یطعوا مطاعم اعدائکم

لا یسلکوا مساکن اعدائکم فیکونوا اعدائکم

فاما لبس السواد لتقیۃ فلا اثر فیہ

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۷۸)

(د) فقد روى عن حذیفۃ بن منصور

انه قال كنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام

یا لحیوۃ فانا ہ رسول ابی العجل الخلیفۃ

یذمہ فذہا بمطراحد وحبیہ اسود والاخر

ابین قلبسہ ثم قال علیہ السلام انا انی

البسۃ انا اعلوانہ لبس اهل النار

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۷۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو
تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کالے کپڑے نہ پہنیں
کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
پھر ہی، موزے اور چادر کے سوا دوسرے بکھا
میں سیاہ رنگ کو برا سمجھتے تھے۔

جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کالی ٹوپی میں نماز
پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا اس میں منازتہ پڑھی
جائے اسلئے کہ یہ جنسیوں کا لباس ہے۔

(ایضاً)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی پر
وحی بھیجی کہ مومنین سے کدو میرے دشمنوں کا
لباس نہ پہنیں، ان کے کھانے نہ کھائیں اور ان
کے راستے پر نہ چلیں، اگر وہ ایسا کریں گے تو
میرے دشمن بن جائیں گے، ہاں البتہ تقیہ کے
طور پر سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(ایضاً)

حیرہ میں خلیفہ ابوالعباس کا قاصد امام جعفر صادق
کو بلانے آیا آپ نے بارش سے بچاؤ کا ایک
ایسا کپڑا سگوا یا جس کی ایک جانب سیاہ
اور دوسری سفید تھی امام جعفر نے اسے پہن کر
فرمایا میں اسے یہ جان کر پہن رہا ہوں کہ یہ

روز خیموں کا لباس ہے

(ایضاً)

(۲) ماتم کرنا کافروں کا کام ہے۔

(ا) عن ابی عبد اللہ قال ان الصدوق

البلاد يستبقان الی المؤمن فیاثم البلاد

وهو صدوق بن المجرم والبلاد يستبقان الی

الکافر فیاثم البلاد وهو جرم قال

قلت له ما المجرم قال اشد الجزع

القدراخ بالویل والویل ونظر الوجه

والصدوق وجز الشعر من النواصی

(فروع کافی مش ۱۳۰)

(ب) من اقام النواحة فقد ترك

الصدوق اخذ فی غیر طریقه

(فروع کافی مش ۲۳۳)

(فروع مش ۱۲۷)

(۳) شتی امام کے جیسے پہلی صفت میں نماز پڑھنا اتنا ثواب ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے نماز پڑھنے میں۔

من صلی معہ فی الصفت الاول کن

صل خلف رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم

(من لا یحضرہ الفقیہ باب الجماعۃ)

جس نے اہل سنت کے ساتھ صفت اول میں نماز پڑھی وہ ایسا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے نماز پڑھی۔

(۴) مناظرہ کرنا حرام ہے اس لئے کہ یہ تقیہ کے خلاف ہے اور تقیہ نہ کرنے والے کا ایمان باقی نہیں، اس کے حوالے پہلے بتائے جا چکے ہیں۔

(۵) ڈارمی رکھنا اور مونچھیں کٹانا واجب ہے۔

یہ سب کام کرنے لگو تو کیا کوئی اختلاف باقی رہ سکتا ہے۔ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے آپ تقیہ کر کے شتی بن جائیں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ شیعہ کی کتابوں میں مدح صحابہ کی روایاں موجود ہیں اور شیخ البلاغہ میں حضرت علیؓ کے کسی خطبے منقول ہیں جن میں انھوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح کی ہے اس لئے آپ بھی مدح صحابہ کے جلسے کیا کریں۔

عہ اے حوالے عنوان کتب شیعوں میں حضرت شیخین اور مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کی تقریریں ہیں گزر چکے ہیں۔

حقیقت شیعہ

پھر جب آپ لوگ سب شیعہ بن جائیں گے تو امام ہمدی فارسی باہر نکل آئیں گے، کیونکہ شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب تین سو تیرہ شیعہ روئے زمین پر ہوں جائیں گے تو امام ہمدی فارسی باہر آجائیں گے۔

آپ شیعہ بنتے نہیں، امام ہمدی جھٹکتے نہیں، ان کو ناحق آپ لے اپنے کر تو قوں سے فارسی دھکیل رکھا ہے، اپنے امام پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہو، نیز آپ کے خالص شیعہ نہ بننے سے کتنا بڑا فساد ہو رہا ہے، دنیا گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ شیعہ بن جائیں تو امام ہمدی آجائیں گے اور سارے جھگڑنے ختم ہو جائیں گے،

حاضرین سے

بھئی اور کچھ نہیں تو آپ یہاں پر کم از کم تین چار سو شیعہ موجود ہیں آپ سب یہیں پر غم کر کے پکے شیعہ بن جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا امام ہمدی آجائیں گے۔ اگر آپ اتنی تعداد میں ہونے ہوئے صرف تین سو تیرہ شیعہ بھی نہیں لاسکتے تو معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعیت سب منافق ہیں چنانچہ آپ کی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ شیعہ کا یہ فیصلہ موجود ہے کہ ہمارے سب شیعہ منافق اور مرتد ہیں۔ شیعہ علماء نے ان اُسرہ کا کچھ جواب نہ دیا اور مجلس مناظرہ درخواست ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور صراطِ مستقیم پر قائم رکھیں آمین۔



لے اگر مدد ایشاں (شیعہ) بر سر مدد دیندہ (۱۳۳۳) کسی بیسٹ اجتماع مدد نام ظاہر شود (صافی باب ۱ ص ۳۲)
لے یہ حوالے عنوان کیا شیعہ مسلمان ہیں کے تحت گزر چکے ہیں ۴۸

حقیقت شیعہ ————— ۳۴

ضمیمہ رسالہ ”حقیقت شیعہ“

سوال ۷: شیعہ کی خباثتیں تو ظاہر ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ کن وجوہ کی بنا پر ہے؟
ذرا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

ان کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ بیلینا تو جورا۔

الجواب باسمہ ماہما الصواب

تکفیر شیعہ کی وجوہ بے شمار ہیں، ان میں سے جو زیادہ معروف، خواص و عوام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مندرج ہیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

① عقیدہ تحریم قرآن۔

② اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عقیدہ بدلا۔

③ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقیہ جیسے نفاق کی نسبت۔

④ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

⑤ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑥ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان رفعتانہ ہر

شیعہ مؤذن لاؤڈ اسپیکر پر اپنی سنگٹرت اذان میں کرتا ہے۔

⑦ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

⑧ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑨ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان اذان میں لاؤڈ اسپیکر

پر کرتے ہیں۔

⑩ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

⑪ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑫ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، روزانہ اذان میں لاؤڈ اسپیکر

پر اس کا اعلان کرتے ہیں۔

⑬ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی تین کے سوا سب کو

کافرو منافق کہتے ہیں۔

⑭ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ و تطہیر نص قرآن سے ثابت ہے

حقیقت شیعہ ————— ۳۵

یہ ملعون و مردود اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ پر معاذ اللہ! دنیا کی تہمت لگا کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور قرآن کریم کی تغلیط کرتے ہیں،

(۱۵) اپنے اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(۱۶) اماموں کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے فاضل سمجھتے ہیں۔

(۱۷) ختم نبوت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اپنے اماموں میں جریانی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں

(۱۸) متعہ جیسی حرام کاری اور پرلے درجہ کی بے غیرتی اور دیوثی کو حلال بلکہ

بہت بڑے اجر و ثواب کا کام، جہنم سے نجات اور جنت میں ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۱۹) تحلیل جیسی حرام کاری اور انتہائی بے غیرتی و دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

وجہ مذکورہ کی بنا پر یہ مردود دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، جہنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔

شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان کہ اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف والحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے۔

زنادقہ کے احکام یہ ہیں :

(۱) واجب القتل ہیں۔

(۲) گرفتار ہونے کے بعد انہی کو توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ

کر لیں تو قبول ہے۔

(۳) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

(۴) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائد اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان و احکام نماز روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر منسوخ کر کے

اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لئے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ نماز، روزہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کر لیں کہ اس فرقہ کی ابتداء مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بنا پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے۔

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارہ میں دو غلط فہمیاں ہیں :

① ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر تفصیل ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

② ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفصیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں۔ جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں انھوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد و عورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی قسرد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خاص و عام اور جاہل سے جاہل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدہ تحریف قرآن بالکل ہی طرح متواتر، مسلمات، اندہ دیہات و ضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن اور نماز روزہ۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر و زندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لئے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف امتساب کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو، بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان بجزل کے حصول سے اسلام میں داخل ہو جائے گا، بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو، لہذا ہر شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے وہ شیعہ ہی ہے اس لئے وہ

بھی کافر اور زندیق ہے، اگر چہ اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو۔ یہ بعض بطور افکار حنّان و فرض بحال نگھدیا ہے ورنہ حقیقت وہی ہے کہ ان مردودوں کے عقائد مذکورہ ہر شیعہ تجھے کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں جیسے مسلمان اپنے بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے موٹے موٹے عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کا کوئی بھی بچہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے یہ تحریف قرآن جیسے عقائد اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں اتار کر اسے مکمل طور پر شیعہ اور کافر و زندیق بنادیتے ہیں۔

اس انتہائی مکار، عیار، تحریب کار، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت خطرناک سازشوں میں ہر وقت مصروف کار، دغا بازی و فریب دہی کے فن میں ہر زمانہ میں پوری دنیا میں اول نمبر شہور و نامور، یہود و نژاد قوم کو جس کے مذہب کی بنیاد ہی مکروہ فریب اور اسلام انصاف و اسلام کے خلاف بعض و عناد و تحریب کا دی پر ہے۔ اور ایسی شاطر و بہ صفت نسل کو اپنے بچوں کی ذہنی تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کی بنیاد اتارنے کی کوشش و محنت میں مسلمانوں سے کم سمجھنا صرف سادہ لوحی ہی نہیں بلکہ پرلے درجے کی حماقت اور انتہائی فریب خوردگی ہے۔

ان مردودوں کے دین و ایمان کی بنیاد ہی تقیہ پر ہے، اسلئے اگر کوئی شیعہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو یقیناً وہ تقیہ کر رہا ہے، اس کی مثالیں خود انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں :
”ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں“

ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے دو طریقے ہیں :
① عقیدہ تحریف قرآن ”محول کافی“ میں بھی موجود ہے، اور اس کتاب کے بارہ میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے، یہ لوگ امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے سورت کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور ان کے عقیدہ

کے مطابق ان کا ہر امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی افضل ہے، اس لئے ان کا ”أصول کافی“ کے فیصلہ سے انکار کرنا اپنے امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

(۲) ان کے جن مصنفین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دیں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا، جو شخص بھی چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔

میں نے کئی شہروں میں خاص طور پر ان مردودوں کے محلوں میں انکے امام باڑوں کے سامنے جا کر بڑے بڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے :
”جو شیعہ ”أصول کافی“ کو جمع میں پھاڑ کر جلائے اور اسکے مصنف کو کافر کہے، پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپے دے دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنے پاس سے دوں گا، میرے اللہ نے مجھے بہت دیا ہے، جتنے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا جاؤں گا۔“

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہو سکتا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تاثر کی کوئی گنجائش نظر آ سکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر اور زندیق ہے۔

کیا کوئی مسلمان ”دیوث“ بننا برداشت کر سکتا ہے ؟ :
بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں :

”ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے، اسکے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے، اس لئے اسکے ساتھ دوستی ہے، اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے، مرگت کے سخت خلاف ہے۔“

ایسے لوگ یہ بتائیں :

”اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بیوی کو فاحشہ، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ

کسی مروت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات رکھ سکتے ہیں؟

شیعہ مردود امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ آپ کی پاکبازی کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے، مگر یہ مردود اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

(۱) پوری اُمت کی ماں، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے افضل،

(۲) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ مقرب

(۳) پوری اُمت میں سب سے افضل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مقرب خلیفہ اول حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔

ابے سوچیں کہ آپ اپنی ماں، بیٹی، بیوی پر ایسی تہمت لگانے والے سے تعلقات نہیں رکھ سکتے تو پوری اُمت کی ماں، دونوں جہانوں کے سردار کی بیوی، اور پوری اُمت میں افضل ترین شخصیت کی صاحبزادی کے حق میں ایسی بکواس کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے، پوری اُمت کی ماں کو بدکار کہنے والے، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پوری اُمت کو ”دیوث“ کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا کیسے گوارا کر لیتے ہیں؟

بتائیے! ایسا شخص انتہائی بے دین ہونے کے علاوہ انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟ ایمان اور غیرت دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اگر آپ ویسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو اس کی ماں، بیٹی اور بیوی کو بدکار کہیں پھر دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں متعہ جیسی بدکاری تو بہت بڑا کارِ ثواب ہے، اس کے باوجود بدکاری کی تہمت تو دیکھنا متعہ بازی کا طعنہ بھی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ان دشمنانِ اسلام کی کفریات اور سیاہ کاریوں کی تفصیل میری کتاب ”حقیقت شیعہ“ میں ہے، علاوہ ان تکفیر شیعہ پر علماء کلام کا متفقہ فیصلہ سارے تین سو صفحات پر شائع ہوا ہے جس پر دنیا بھر کے علماء کی تصدیقات ہیں (ماہنامہ الفرقان لکھنؤ اور بینات کراچی) واللہ تعالیٰ ھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

رشید احمد

۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

حقیقت شیعہ